کے سامنے بحر ظلمات سرنگوں ہوا اور ان صحابہؓ کا جن کے عزم و حوصلہ کے صدقے فارس کے ایوان نغمہ ہائے توحید سے گونج اٹھے۔ ابو عبیدہ اور خالد کی یاد تازہ کیجیے جن کے عزم و تدبر اور صلابت و ہمت کے سامنے روم کے متمکدے پگھل کر رہ گئے۔ اسلام کفر اور عہد جاہلیت کے کسی نقش کو تازہ کرنے کا روادار نہیں اور نہ اسلام ایسے لوگوں کی تحسین کرتا ہے خواہ وہ ہمارے آباء و اجداد ہی کیوں نہ ہوں۔ خواہ ایسا ایران میں کیا جائے یا عرب میں افریقہ میں ہوتا ہے یا ہند میں، ہمارے لئے قابل فخر وہی اسلاف ہیں جن کا سب کچھ اول و آخر اسلام کیلئے تھا۔ اگر ہمارے اسلاف میں سے کسی نے خواہ عرب کے ہوں یا عجم کے، اسلام اور داعی اسلام کے بارہ میں اچھی روایت نہیں چھوڑی تو ہم ایسے اسلاف پر فخر و مباہات کی بجائے اظہار نفرت و ملامت کرتے ہیں۔ مسلم کی شان تو یہ ہے کہ: لاتجد قوماً یومنون باللہ والیوم الآخر یوادون من حاد اللہ ورسولہ ولو کانوا آباءھم او ابناءھم او اخوانھم او عشیرتھم

جاہلیت کی یاد خواہ فراعنۂ مصر کی ہو یا ابوجہل و ابولہب قریش کی، مغلوں کے ہلاکو یا چنگیز کی ہو یا یمن کے عاد و ثمود کی، ہندوستان کے راجہ داہر کی یا عراق کے نمرود اور فارس کے دارا و سکندر کی ہر لحاظ سے قابل نفرین ہے۔ اور ہمیں اس دور جاہلیت کو دل و دماغ کے ہر گوشہ سے مٹا دینا چاہئے۔ پھر یہ کیا اندھیر ہے کہ مصر کی فرعونیت اور سندھ کی دہریت پر تو واویلا کیا جائے مگر ایران کی عجمی جاہلیت کی یاد منانے میں سب ایک دوسرے سے بازی لے جانے کی سعی کریں — ہم امت مسلمہ ہیں عہد جاہلیت کی کوئی یاد کوئی نشان اور کوئی نقش ہمارے لئے لائق اعتنا نہیں اور اس ہادی برحق کی تعلیم ہے۔ جس کے آنے سے جاہلیت کی کایا پلٹ گئی، ایوان کسریٰ میں زلزلہ آگیا اور اس کے چودہ کنگرے زمین بوس ہو گئے۔ شام کے تمام آتشکدوں کی آگ بجھ گئی، بحیرہ ساوہ کا پانی خشک ہو گیا سماوہ کی ندی سوکھ گئی، بحیرۂ طبریہ کا پانی منقطع ہو گیا اور فارس کے چیف جسٹس نے خواب دیکھا کہ مضبوط و توانا اونٹ اور اونٹوں کے پیچھے عربی گھوڑے دجلہ کو عبور کر کے بلاد عجم میں پھیل گئے ہیں — یہ جاہلیت اب قیامت تک قدموں میں پامال ہوتی رہے گی۔ ھلک کسریٰ فلا کسریٰ بعدہ — ہمارے محبوب قائد حضرت عمرؓ نے اس جاہلیت کو ہمیشہ کیلئے زیر و زبر کرنے کے بعد فرمایا تھا۔ آج مجوسیوں کی سلطنت برباد ہو گئی اور اب وہ اسلام کو کسی طرح ضرر نہیں پہنچا سکتے۔ لیکن اگر تم بھی راست کرداری پر ثابت قدم نہ رہے تو خدا تم سے بھی حکومت چھین کر دوسرے کے ہاتھ میں دے دیگا — کاش

ایران کے ارباب حکومت ہماری اس دردمندانہ گذارشات پر کچھ توجہ دے سکیں۔

⁂

روس کے امر مطلق اور سابق وزیراعظم نکیتا خروشیف انتقال کر گئے، موت بڑی کس مپرسی کی حالت میں ہسپتال میں آئی نہ کہیں ماتم اور نہ کوئی غمگسار، چند احباب اور خاندان کے افراد ہسپتال میں آکر تابوت سے گذرے اور اظہار افسوس کیا، تدفین بھی ایک گمنام قبرستان میں ہوئی جس میں چند ہی قریبی افراد اور اخباری نمائندوں نے شرکت کی قبر پر نہ کوئی چراغ ہے نہ پھول صرف ایک کتبہ جس پر "نکیتا خروشیف" لکھا ہے۔

یہ اس شخص کا انجام ہے جو نہ صرف ساری دنیا کو جوتا دکھا کر "لمن الملک" بجایا کرتا تھا۔ بلکہ نشۂ اقتدار میں ڈوب کر خدا کے وجود تک کو چیلنج دے بیٹھا تھا اور پھر جب روس کا ایک خلائی سیارہ واپس ہوا تو اس نے پوری فرعونیت سے کہا کہ خلابازوں کو کہیں خدا نظر نہ آیا۔ مگر جلد ہی اس کا ذلت آمیز زوال شروع ہوا تو خدا نے اس پر اپنی عظمت ثابت کرا دی۔ پھر موت بھی آئی تو کیسی۔!

ہوئے ہم جو مر کے رسوا ہوئے کیوں نہ غرق دریا
نہ کبھی جنازہ اٹھتا، نہ کہیں مزار ہوتا

اپنے عہد عروج میں پوری نسل انسانی کو بحران میں ڈالنے والا مغرور اور غافل انسان جب جا رہا تھا تو دو چار آنکھیں بھی اس پر اشکبار نہ تھیں اسے اگر زندگی میں قانون مکافات اور دنیا کی بے ثباتی کا احساس نہ ہوا تو اب ہو چکا ہوگا۔ اور خدا کے وجود کا اعتراف بھی جبکہ یہ احساس و اعتراف اس کے کسی کام نہیں آسکتا۔ اب سارے پردے ہٹ کر حقائق سامنے آچکے ہوں گے۔ یوم تبلی السرائر فمالہ من قوۃ ولا ناصر۔ ایسے لوگوں کی اس دنیا میں جو حالت ہوتی ہے قرآن نے اس کی خبر دی ہے۔ مرنے کے بعد خروشیف کے چہرہ نے ان دنیا والوں کو بھی ان سرائر کی غمازی کی۔ لاش دیکھنے والوں کا بیان ہے کہ ان کا چہرہ ایسا سکڑا اور مرجھایا ہوا اور اتنا بے رونق اور کریہ تھا کہ انہیں پہچاننا بھی محال تھا۔ یہ مکافات عمل اور نتائج اخروی کی جھلکی ہے۔ ایمان والے تو یہاں بھی چشم بصیرت سے اپنے رب کو دیکھتے ہیں۔ اور وہاں تو دید و مشاہدہ کا کچھ اور ہی عالم ہوگا۔ مگر وہ جنہیں یہاں اس کے وجود سے انکار ہے وہ وہاں بھی اس کے دید سے محروم رہیں گے۔ من کان فی ھذہٖ اعمیٰ فھو فی الآخرۃ اعمیٰ۔ اور جس کا چہرہ یہاں خاک آلود ہے تو وہاں اس کی وحشت اور دہشت کی کیا حالت ہوگی۔؟ قرآن سے سنئے ووجوہ یومئذ علیہا غبرۃ o ترھقہا قترۃ۔ کتنے چہرے ہیں،